ہمچو اد ھم بحر حق با یک پیالہ جستہ اَم　　مثل قرنی دُرِّ دیگر را تلاشے کردہ اَم

در شبیہم بر دیارت نسبتے آوردہ اَم　　بہر اُمت تحفہ نورِ جمالت بُردہ اَم

دُرِ عینی

حیات قبلہ بابا عبید اللہ دُرانی مدظلہ العالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نشانِ راہ از قبلہ

(یتفکرون۔ غور کرو۔ اپنائو۔ ہو جائو)

ذکر:۔ حق کی راہ پر گامزن ہو کر دین، دنیا کی کامیابی کا راز "ذکر بہ امر اللہ" میں پوشیدہ ہے یہ ذکر خفی ہے، عطا ہے۔ مرشد کامل اپنے کو عطا کرتا ہے ھَل جزاء الاحسان اِلاّ الاحسان۔ شدتِ شوق، عشق و محبت کی راہ اسی سے کھلتی ہے۔ فاذکُرنی اذکرکُم۔ یہ ذکر یار ہے، تڑپ کے ساتھ، تصور کے ساتھ، یہ طاقتیں، یہ مقامات یا انوار و تجلیات حاصل کرنے کی بات نہیں۔ یہ سوداگری نہیں، محو ہو جائو کھو جائو جیسے مجنوں، محبوب کے رنگ میں رنگ جائو۔ رانجھا رانجھا کہتے مَیں آپ ہی رانجھا ہوای۔ یہ ذکر آرزو طلب سے پاک ہے۔ بھیک نہ مانگو، بے نیاز ہو جائو، تکلیف ہو، قیامت ٹوٹ رہی ہو، اس کا سہارا نہ لو۔ سوائے محبوب کے دوسرا خیال نہ آئے پھر دیکھو رحمت۔ اسی ذکر سے روح کی حیات ہے۔ اسی سے روح و جان میں فروغِ کُن ہے۔

یہ ذکر لطیفۂ نفس میں پکار ہے شدت کے ساتھ۔ آیۂ کریمہ ہے، ہ ذکر لطیفہ قلب میں یاد ہے تصور کے ساتھ۔ سورۂ رحمن ہے۔ یہ ذکر لطیفۂ روح میں درُود ہے حضوری کے ساتھ۔ درود تاج ہے۔ یہ ذکر لطیفۂ غیب میں امر ہے محبوبی کے ساتھ۔ سورۂ یٰسین ہے یہی ذکر اسم ذات ہے۔ نسبت محمدؐی رحمت محمدؐی کا رابطہ ہے۔ اِلاّ بالسلطان والی بات ہے۔ یہ ذکر اسم اعظم ہے۔ آمر حق کی تلوار ہے۔ قُم باذنی کی ادا ہے۔

ذکر میں کُلّ یَومٍ ھُوَ فی شان کی تجلی بن جائو۔ زندگی کے ہر عمل، حق کی راہ میں ہر قدم پر اسے اپنائو۔ مندرجہ ذیل جیسی اقداروں میں کامیابی کی چابی یہی ہے یہی کُنْ فَیَکُون ہے۔

زندہ ساتھ:۔ شیخ کی ذات، نور محمدی، حق کا زندہ ساتھ محسوس کرو، حقیقت ایک ہے۔ ان سب کی حقیقت میں کوئی دُوئی نہیں۔ شیخ ہی حق ہے۔ سانس ساساتھ، جان ساساتھ، رُوحانی ساتھ، زندگی کے ہر حال میں، رنج میں، خوشی میں، بیماری میں، ابتلا میں، قبر میں، قیامت میں، جنت میں، ہر جگہ ساتھ۔ ہر قدم پر ساتھ بسم اللہ کا ساتھ۔ ھُوَ مَعَکُم اَینَمَا کُنتُم۔ جہاں ہو ساتھ ہے۔

عاجزی میں:۔ رحمت کو سموتی ہے۔ اپنے کو عاجز کر ڈالو۔ عاشق عاجز ہوتا ہے۔ ٹوٹا ہوا دل۔ ہر ایک سے نیچا۔ سمندر کی سطح کی طرح سب سے نیچا۔ پھر ہر چیز اسی کی طرف آتی ہے۔ عاجزی صابر کا مقام ہے۔ عبد کا مقام ہے۔ صابر، عاجز اور بے نیاز ہو کر دیکھو۔ کڑوے، سخت، خون، آگ سب کو صبر سے جذب کرو پھر دیکھو انا اللہ مَعَ الصابرین۔ اللہ صابر لوگوں کے ساتھ ہے۔

مثبت پہلو:۔ زندگی میں صرف مثبت پہلو پر نظر رکھو۔ منفی خیال کو چھوڑو، ہر شخص، ہر چیز میں صرف حُسن دیکھو۔ لوگوں کی برائیوں پر نظر نہ کرو۔ صرف خوبیاں دیکھو انسان یا اجنا کے شر میں اپنا توازن نہ کھوئو۔ محبت شفقت، نرمی کا رابطہ رحمت سے ہے اس کے آگے منفی قوتیں کہاں رُک سکتی ہیں۔ جاء الحق وزھق الباطل۔ حق آیا باطل رفع ہوا۔ ابتلا میں بھی منفی خیال کی جگہ مثبت سوچو۔ پھر دیکھو کہ جیسا سوچو گے ویسا ہو گا۔ حق فرماتا ہے۔ قربِ حق، حق تک رسائی کا چور دروازہ خدمتِ خلق ہے۔ دنیا کے کام آنا ہے۔ لوگوں کا دُکھ درد اپنانا ہے۔ صدقات سے، جسم سے، جان سے، رُوح سے، علم سے، ہنر سے، اَمر سے، اخلاق سے، ایثار سے خلقت کے کام آنا ہے اسی لئے فرمایا ہے خالق کو خلقت میں ڈھونڈو۔

روزی:۔ پیر پکڑنے کے بعد سب کچھ اِسی کی طرف سے آتا ہے جو پیر کی طرف سے آئے وہی حلال ہے باقی سب حرام۔ ہر دستر خوان پیر کا دستر خوان ہے۔ اپنے خون پسینے کی کمائی تک پیر کی دِین ہے یہ وسیلہ کی بات ہے۔ پیر ہی وسیلۂ حق ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے۔ وسیلہ پکڑو۔ جس کے لئے ہادیٔ مرشد نہیں۔ اس کے لئے ہدایت نہیں۔

جمیعت:۔ سب سے بڑی پیروی سنت جمیعت کا درد، غم امت کا اپنانا ہے۔ یہ غارِ حرا کی سنت ہے۔ معراج میں بھی اُمتی اُمتی فرمایا۔ اُمت کی فکر میں پیٹ پر پتھر باندھے میدان بدر میں سربسجود ہوئے۔ جس آنکھ میں امت کے آنسو نہیں وہ کیا۔ یہ زندگی انفرادی نہیں۔ ایک جمعی سلسلہ ہے۔ جمیعت میں حیات ہے۔ برکت ہے، جمیعت پر ہی رحمت نازل ہوتی ہے۔ جنت میں بھی گروہ کے گروہ جائیں گے۔ جمیعت کا غم جھوٹ موٹ ہی اپنا کر دیکھو وہ سچ کر دیتا ہے۔

نورِ محمدؐی:۔ وُسعَ کُلّ شَیئٍ ہے۔ ذرہ ذرہ سے عیاں اور نہاں ہے۔ ہر حُسن، خوبی، حق میں اسی کی تابانی دیکھو۔ اپنائو، کائنات کی رونق اسی کی تجلی ہے، کثافتوں سے نظر ہٹا کر، مادے سے نظر ہٹا کر، لطافتوں، اعلیٰ اقدارِ زندگی اور مجردات میں اِسے دیکھو اور پائو۔ نورِ محمدؐی کے کُن کا کیف لو۔ رحمت محمدؐی میں آجائو۔ نظر سوائے روشنی کے، تاریکی کی طرف کبھی نہ جائے گی۔

حق:۔ شیخ کی ذات اور حقایک ہی ہے۔ مٹی کے بُت تک نظر نہ رکھو۔ پس پردہ نورِ محمدی کا ظہور ہی ہے۔ قرنیؓ کی ادا اپنائو۔ اِس نور کو اپنی محبتوں کی شدت میں ایک اکائی دیکھو میں۔ تم بھی غیر نہیں اس ایکائی میں پائو۔ وحدت الوجود کا کیف اپنے عشق کی شدتوں میں لو۔ اپنے وجود کو درمیان سے ہٹائو۔ عشق ہی عشق ہے، حُسن ہی حُسن ہے۔ رحمت ہی رحمت ہے۔ نور ہی نور ہے۔ اللہ نور السمٰوٰت والارض۔ وُہی ہے۔ سب کچھ وہی ہے۔ حقیقت ایک ہے۔ ''ہے'' کا کیف لو۔

زندگی راخود بدہ تفسیرِ نَو　　خود بدہ ایں خواب راہ تعبیر نَو

(زندگی کو خود نئی تفسیر دو　　۔خود اس خواب زندگی کی نئی تعبیر دو)